*ڈاکٹر عابدہ خواجہ

عورت کا معاشرتی مقام سنت رسولؐ کے آئینے میں

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلامی معاشرہ کی تشکیل فرمائی تو ہر فرد کے حقوق و فرائض کی تعیین کے علاوہ معاشرتی زندگی کے مقاصد و احکام کی خصوصی وضاحت اپنے عمل مبارک سے فرمائی ہے، جس سے عورت کے جملہ عائلی حقوق سامنے آ گئے، اور گھریلو فضا، پاکیزگی، محبت، اخلاص اور سکون و استقرار کی آئینہ دار بن گئی، کیونکہ اس وضاحت کی رو سے، عورت گھر کی سرپرست (ماں) برکت (بہن) اور سعادت و نجات (بیٹی) ہے۔

ماں کی حیثیت سے

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ماں کو یاد فرماتے تو آبدیدہ ہو جاتے، رضاعی ماں حضرت حلیمہؓ تشریف لاتیں، تو حضور ان کے بیٹھنے کے لیے چادر بچھا دیتے۔[1] کنیز ام ایمن نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مادرانہ خدمت کی تھی۔

ارشاد نبوی ہے:

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول لأم أیمن یا امہ وکان اذا نظر إلیھا یقول ھذہ بقیہ اھل بیتی۔[2]

ایک بار ام ایمنؓ نے حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو پانی نوش فرماتے ہوئے دیکھ کر کہا، مجھے بھی پانی پلائیے، حضرت عائشہؓ بولیں کیا تم حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتی ہو۔۔۔۔؟۔ ام ایمن نے جواب دیا، تم نے مجھ سے بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت نہیں کی، آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، ''یہ سچ کہتی ہے، اور انہیں پالی پلایا''۔[3]

اس سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ ایک کنیز کی مادرانہ خدمت کرنے پر محسن انسانیت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انہیں کس قدر عظیم مرتبہ و مقام دیا۔ اس کا نتیجہ تھا، کہ صحابہ کرام اپنی ماں سے انتہائی عزت و احترام سے پیش آتے۔

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، صدر شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ ڈگری کالج، لاہور

ارشاد نبوی ہے :

ورأی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنهما رجلاً یطوف بالکعبہ حاملا امه علی رقبته فقال یا ابن عمر أترانی جزیتها ؟ قال : لا ولا بطلقه وحده ولکنک احسنت واللہ تعالی یثیبک علی القلیل کثیرا ۔[۴]

ایک اور صحابی نے ایک باغ عمر بھر کے لیے اپنی ماں پر وقف کر دیا ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ قال فالزمها فان الجنه عند رجلها ۔[۵]

من احق الناس بحسن صحابتی ؟ (قال امک) قال ثم من ؟ قال (امک) قال ثم من ۔ ۔ ۔؟ قال (امک) قال ثم من ۔ ۔ ۔ ؟ قال ابوک متفق علیہ ۔ یعنی اس کا (ماں) مرتبہ سہ گنا ہے ۔[۶]

چنانچہ ایک عورت نے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی ''ان زوجی یرید ان یذهب بابنی وقد سقانی من بئر أبی عتبه وقد نفعنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استهما علیہ فقال زوجها ، من یحاقنی فی ولدی ؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، هذ ابوک و هذا امک فخذ أیما شئت فأخذ بید امه فانطلقت به ۔[۷]

یہیں سے اسلامی معاشرہ کے عہد اول میں ماں کی عظمت و حیثیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے ۔

بیوی کی حیثیت سے

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ازواج مطہرات کے ساتھ بہترین برتاؤ فرما کر امت کے لیے درخشاں مثال قائم فرما دی ۔

ارشاد نبوی ہے :

خیرکم خیرکم لأهله و أنا خیرکم لأهلی ۔[۸]

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ازواج مطہرات کی دلجوئی فرماتے ، حتی کہ ان کی خوشنودی کی خاطر شہد اپنے اوپر حرام کر لیا ۔ جس پر یہ دائمی تحسین و مدح نازل ہوئی ۔

تبتغی مرضات ازواجک ۔[۱۰]

اس ارشاد باری میں حیثیت نسواں کے جاہلی اور اسلامی تصور کا بعدالمشرقین اور صنف نازک پر حضور رحمة اللعالمین کا بے پایاں احسان اجاگر کیا جا رہا ہے ،

حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ کبھی دوڑ لگا رہے ہیں ۔

حدیث ہے :

عن عائشةؓ "رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يستقدني بردائه و أنا أنظر و إلى الحبشة يلعبون في المسجد حتى أكون انا التي أسأمه ، فاقدروا قدر الجارية الحديثة السن الحريصة على اللهو ۔ متفق علیہ ۔ کبھی ام المومنین کو حبشیوں کے کھیل تفریح سے محظوظ فرما رہے ہیں ۔[۱] یہی نہیں گھر کے کام کاج میں امہات المومنین کا ہاتھ بھی بٹاتے تھے ۔

عمر رضا کحالہ ، اعلام النساء میں ایک حدیث روایت کرتے ہیں :

و ربما ذبح الشاة ثم يقطعها أعضاء ثم يبعثها في صدايق خديجة فربما قلت له كأنه لم يكن في الدنيا إلا خديجة فيقول إنها كانت مكان لي منها ولد ۔[۲]

ام المومنین حضرت خدیجہ کو یاد کرتے تو آبدیدہ ہو جاتے ، ان کی سہیلیوں کی بہت قدر فرمایا کرتے ، جب کبھی بکری ذبح کرتے تو ان کے گھروں میں بھجواتے تھے ، ازواج مطہرات کی نازک مزاجیاں ، خندہ پیشانی سے برداشت کرتے تھے ۔

حدیث ہے :

عن نعمان بن بشير قال استأذن أبوبكرؓ و علي النبي صلى الله عليه وسلم فسمع صوت عائشة عالياً ، فلما دخل تناولها ، ليلطمها ، و قال : ألا أدرك ترفعين صوتك على رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فجعل النبي صلى الله عليه وسلم يحجزه ، و خرج أبو بكر مغضباً ، فقال النبي صلى الله عليه وسلم حين خرج ابو بكر ؟ (كيف رأيتني أنقذتك من الرجل) ۔[۳]

حضرت عائشہؓ حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بلند آواز سے باتیں کر رہی تھیں ، صدیق اکبرؓ نے غصہ سے اپنی بیٹی کو تھپڑ مارنے لگے ، تو رحمۃ للعلمین نے بیچ میں آ کر بچا لیا ، بیوی کا مقام اس قدر بلند کر دیا کہ بقول حضرت فاروق اعظمؓ ۔

"اسلام سے پہلے عورتوں کو کچھ نہیں سمجھا جاتا تھا" ۔

رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے وہ عظمت دی کہ ایک بار میں نے بیوی کو ڈانٹا اس نے برابر کے جواب دیے ، پس عمر بن خطابؓ فرمایا کرتے :

ينبغي للرجال ان يكون في اهله كالصبي فاذا كان في القوم كان رجلا ۔

یعنی انسان کو چاہیے کہ حسن معاشرت اور ملاطفت میں بیوی کے ساتھ بچوں کی طرح رہے ، اور بیرون خانہ مردانہ وار ۔ یہ آقائے کائنات کی تعلیمات کا اثر تھا کہ صحابہ کرام اپنی بیویوں سے نہایت محبت رکھتے تھے ۔

حدیث ہے :

عن أبن عمر رضی الله تعالی عنهما ، قال كانت تحتی امرأة أحبها ، وكان أبی يكرهها ، فأمرنی أن أطلقها ، فأبيت فأتی عمر رسول الله صلی الله عليه وسلم فذكر ذلک له فقال النبی صلی الله عليه وسلم يا عبدالله بن عمر ، طلق امراتک ۔[۱۴]

یعنی حضرت عبداللہ بن عمر اپنی بیوی کو اس قدر چاہتے تھے ، کہ والد کی تاکید کے باوجود طلاق دینے سے انکار کر دیا ، آخر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اطاعت والدین کے خیال سے طلاق کا حکم دیا ، ایک بار سفر میں تھے ، زوجہ کی بیماری کا علم ہوا ۔ انتہائی تیز رفتاری سے کام لیا ، اور عشاء و مغرب کی نماز کو ایک ساتھ جمع کیا ۔ حضرت عبداللہ بن ابو بکر کو اپنی بیوی عاتکہ سے اس قدر محبت تھی ، جہاد تک کو ترک کر دیا تھا ۔[۱۵] صحابہ کرام حج سے واپس آ رہے تھے ، کہ ذوالحلیفہ کے مقام پر حضرت اسید بن الحضیر کو بیوی کے انتقال کی خبر ملی تو منہ ڈھانپ کر رونے لگے ۔ اس محبت کے باعث صحابہ کرام بیویوں کے حق صحبت کا اس قدر لحاظ رکھتے تھے ، کہ ان کی درشت خوئی بھی گوارہ تھی ، حضرت لقیط بن صابرہ نے بارگاہ رسالت میں بیوی کی بد زبانی کی شکایت کی ، مگر مدت کی رفاقت کے لحاظ سے طلاق دینے پر آمادہ نہ ہوئے ۔

اسلام نے عورت کو ذلت و رسوائی کے مقام سے اس قدر تیزی سے اٹھا کر حقوق و مراعات سے نوازا کہ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں :

كنا نتقی الكلام و الإنبساط إلی نساءنا علی عهد النبی صلی الله عليه وسلم مخافة ان ينزل فينا القرآن ، فلما مات النبی تكلمنا ۔[۱۶]

یعنی عہد رسالت میں ہم عورتوں (بیویوں) سے گفتگو میں بے تکلفی برتتے ہوئے بھی ڈرتے تھے ، کہ کہیں ہمارے متعلق حکم نہ نازل ہو جائے ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات (انقطاع وحی) کے بعد ہم ان کے ساتھ بے تکلف رہنے لگے ۔

بیٹی کی حیثیت سے

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے چار بیٹیوں کی پرورش و تربیت ایک شفیق باپ کی حیثیت سے اس عمدہ اور بہترین طریقہ سے کی کہ ان کی زندگی کا ہر پہلو دنیا بھر کی عورتوں کے لیے قابل تقلید ٹھہرا - چہیتی بیٹی حضرت فاطمہ کی ایسی تربیت فرمائی ، ان کی ذات میں وہ تمام قدسی صفات مجتمع ہو گئیں - جو انسان کے مثالی کمال کی آئینہ دار ہیں ، اس حسن تربیت کا نتیجہ تھا ، کہ حضرت عائشہ رض ایسی زیرک اور ذہین و فطین ہستی نے بھی اعتراف کیا کہ جناب فاطمہ الزہرا سب سے زیادہ عورتوں سے بڑھ کر دانا ہیں - آپ کا قول ہے :
عن عائشہ رض ام المؤمنین قالت ما رایت أحدا اشبہ سمتا ودلاً وھدیا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی قیامھا و قعودھا من فاطمہ بنت رسول اللہ ص -[۱۷]

یعنی طرز کلام ، اسلوب گفتگو ، خضوع و خشوع ، حسن اخلاق اور وقار متانت ، صداقت و راست گوئی ، نشست و برخاست میں حضرت فاطمہ الزہرا سے بڑھ کر حضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مشابہ کوئی نہ تھا - آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں :

فانھا ابنتی بضعۃ منی یریبنی ، مارابھا و یؤذینی ما آذاھا -[۱۸]

میری بچی میرے جگر کا حصہ ہے ، جو چیز اس کے لیے باعث تشویش ہوئی ، وہ میرے لیے بھی پریشانی کا سبب ہوگا ، اور جو بات اس کے لیے اذیت ہوگی ، یقیناً اس سے مجھے بھی تکلیف ہو گی -

حدیث ہے :

عن ابی بریدۃ رض عن ابیہ قال کان احب النساء الی رسول اللہ فاطمۃ -[۲۰]

بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو عورتوں میں سب سے زیادہ عزیز فاطمہ تھیں ، جگر گوشہ رسول کو دنیا کی خواتین کے لیے خود نمونہ قرار دیا -

کفاک من نساء العالمین مریم بنت عمران رض ، خدیجۃ بنت خویلد رض و فاطمہ رض بنت محمد ص و آسیہ رض امراۃ فرعون -[۲۱]

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اپنی صاحبزادیوں سے بے پناہ محبت تھی ، حضرت فاطمۃ الزہرا تشریف لاتیں تو فرط محبت سے کھڑے ہو جاتے اور اپنی جگہ ان کو دیتے ۔ ارشاد نبوی ہے :

عن عائشۃ ام المؤمنین قالت ما رأیت احدا اشبہ سمتا و دلاً و ھدیاً برسول اللہ فی قیامھا و قعودھا من فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت و کانت اذا دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام الیھا فقبلھا و اجلسھا فی مجلسہ وکان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا دخل علیھا قامت من مجلسھا فقبلتہ و اجلستہ فی مجلسھا ۔۲۲

نواسیوں سے بھی بیحد محبت کرتے ، اپنی ایک نواسی کو عالم نزع میں دیکھا تو آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے ، صحابہ کے پوچھنے پر فرمایا ، خدا کا رحم ہے ، جو وہ اپنے بندوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے ۔ ارشاد نبوی ہے :

و عن عمرو بن سلیم انہ سمع أبا قتادۃ یقول بینا نحن علی باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اذ خرج یحمل امامۃ بنت ابی العاص ، بن الربیع ، و امھا زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ، وھی صبیۃ ، فصلی وھی علی عاتقہ ، اذا قام ، حتی قضی صلاتہ یفعل ذلک بھا ۔۲۳

یعنی آپ کی نواسی امامۃ آپ کے کندھوں پر تھی ، آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جس وقت رکوع و سجود میں جاتے انہیں زمین پر بٹھا دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو پھر کندھوں پر اٹھا لیتے تھے ، آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اس پاکیزہ اسوہ مبارک کی تاثیر تھی ، کہ صحابہ کرام اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کے درمیان محبت و شفقت میں ، تربیت و تعلیم میں اور حسن معاملہ میں ، حتی کہ التفات قلب و نظر میں بھی مساوات برتتے ، ایک بار حضرت عائشہ بیمار ہوئیں ، حضرت ابو بکر آئے ، حال پوچھا اور فرط محبت سے منہ چوم لیا ۔ ایک عورت حضرت عائشہ کے پاس آئی اور اس نے اپنی دونوں بچیوں کے ساتھ ان کے سامنے برابر کا سلوک کیا ۔ حدیث ہے :

قالت جاء تنی أمراۃ و معھا بنتان لھا تسأ لنی فلم تجد عندی غیر تمرۃ واحدۃ فأعطیتھا ایاھا فقسمتھا بین ابنتیھا ولم تاکل منھا ثم قامت فخرجت فدخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثتہ فقال من ابتلی من ھذہ البنات بشئی فاحسن إلیھن کن لہ ستراً من النار متفق علیہ ۔۲۴

ایک عورت حضرت عائشہ کے پاس آئی اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں ، حضرت عائشہ کے پاس فقط ایک کھجور تھی ، وہی دے دی اس عورت نے کھجور کے دو ٹکڑے کر کے بچیوں میں بانٹ دیے ، اور چلی گئی ۔ حضرت ام المومنین نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ واقعہ بیان کیا ، تو آپ نے فرمایا جو شخص بچیوں کی آزمائش میں ڈالا گیا ، اور اس نے ان سے اچھا سلوک کیا تو وہ اس کے اور دوزخ کے درمیان پردہ ہوں گیں ۔

صحابہ کرام بچیوں کی چارہ گری اور پرورش کو اپنے لیے سرمایۂ حیات تصور کرتے تھے ، حضرت حمزہ کی شہادت کے بعد ان کی بیٹی کی کفالت کے تین دعویدار پیدا ہوئے ، جیسے کہ حدیث سے واضح ہے :

امامة بنت حمزه ، بن عبد المطلب الهاشمية ۔۔۔ من حديث البراء فذكر في قصة عمرة القضاء : فلما خرجوا تبعتهم بنت حمزة تنادى : يا ابن عم : فقال على لفاطمه : دونك ابنة عم ابيك ، فاختصم فيها على و جعفر ، و زيد بن حارثة ، الحديث : وفيه قول جعفر : عندى خالتها ، وقول النبى صلى الله عليه و آله وسلم : الخالة بمنزله الام ، و كانت اسمها سلمى بنت عميس ، و كانت اختها اسماء عند جعفر بن ابى طالب ، و اخرج ابن السكن هذه القصة من طريق أبى اسحاق ، عن هبيرة بن مريم ، وهانى بن هانى جميعا ، و عن على فذكر قصة عمرة القضاء قال : فتبعتهم بنت حمزة فقال على لفاطمة دونك ابنة عم ابيك ۔ [۲۵]

یعنی حضرت علی نے کہا یہ میری چچی زاد بہن ہے ، لہذا میں اس کی پرورش کا حق دار ہوں ، حضرت جعفر بولے ، میں زیادہ حق دار ہوں ، کہ میری چچا زاد ہونے کے علاوہ اس کی خالہ بھی میرے عقد میں ہے ، حضرت زید بن حارث نے جو حضرت حمزہ کے دینی بھائی تھے ، تقاضا کیا کہ یہ میری بھتیجی ہے ، اور چچا سے بڑھ کر اس کی تربیت کا حق کسے پہنچتا ہے ۔ ؟

بہن کی حیثیت سے

بہن کی حیثیت سے اسلامی معاشرہ کے دور اول میں عورت کی عظمت و وقعت کا اندازہ لگانے کے لیے یہی ایک واقعہ کافی ہے ، کہ حضرت جابر نے باوجود جوان ہونے کے بیوہ عورت سے شادی کی ، تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھنے پر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ۔ ان ابی قتل یوم احد و

ترک تسع بنات ۔۔۔۔۔ کن لی تسع اخوات فتزوجت امراۃ ثیباً فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا جابر تزوجت قال قلت نعم قال فبکر ام ثیب قال قلت بل ثیب یا رسول اللہ قال فھلا جاریۃ تلاعبھا وتلاعبك او قال تضاحکھا و تضاحککک ۔۲۶

یعنی میرے والد احد میں شہید ہوگئے، اور میری نو بہنیں چھوڑ گئے ، تو میں نے ان کی حسن تربیت اور نگہبانی کے لیے تجربہ کار عورت سے شادی کرنا مناسب سمجھی ۔

سبحان اللہ کتنا ایثار و اخلاص ہے ، کہ اپنی جوانی کی امنگیں اور زندگی بھر کے ارمان اپنی بہنوں پر نچھاور کر دیے ۔

حواشی

۱۔ (ا) عمر رضا کحالہ: الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ، الجزء الثانی عشر، ص ۲۰۰۔
عن عطاء بن یسار ، قال جاءت حلیمۃ ابنۃ عبداللہ أم النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم من الرضاعۃ إلی رسول اللہ علیہ و آلہ وسلم ، فقام إلیھا وبسط لھا رداءہ فجلست علیہ ۔

(ب) محمد بن سعد : الطبقات الکبری ، المجلد الثامن ، ص ۲۲۳

۲۔ الاصابۃ فی تمیز الصحابۃ ، الجزء الثالث عشر ، ص ۱۷۸

۳۔ (ا) ابن الاثیر : اسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ ؛ المجلد الخامس ، ص ۵۶۷ ۔
وقیل کانت لأم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھی التی شربت بول النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھا ، لا یسیج بطنک ابداً وقیل ان التی شربت بولہ برکۃ جاریۃ ام حبیبۃ وتکنی ام أیمن بابنھا أیمن ابن عبید وتزوجھا

(ب) حافظ ابن حجر عسقلانی : المطالب العالیہ بزوائد المسانید الثمانیۃ ، الجزء الرابع ، حدیث ۴۱۶۱ ، ص ۱۳۶ ۔ ذکر ام ایمن

۴۔ امام احمد بن حنبل : مسند ، الجزء السادس ، ص ۴۴۲
فتذکرھا امھا فحملتھا علی ظھر وجعلت تسیربھا فاذا اشتد علیھا الحر جعلتھا فی حجرھا مشت علیھا فلم تزل کذلک حتی استغربھا من العداء ۔

٥- (أ) محمد بن عبدالله خطيب التبريزى : مشكوة المصابيح ، كتاب الرؤيا ، باب البروالصلة ، الفصل الثالث ، ص ٤٢١

(ب) محمد بن ذكى الدين : الترغيب والترهيب ، المجلد الثالث ، ص ٣١٦ ، حديث ١١

(ج) نيل الاوطار شرح منتقى الاخبار ، الجزء التاسع ، باب الاستئذان، الأبوين فى الجهاد ، ص ١١٣ - حديث ٥

(د) مسند احمد ، الجزء السادس، ص ٤٣٨

(س) ايضاً ايضاً ، ص ٤٣٨ - عن ابن عباس الزم رجلها فان الجنة تحت اقدامها يعنى الوالدة

(ش) اعلام الموقعين ؛ الجزء الرابع ، فتاوى امام المفتين ، ص ٤١٣

٦- (أ) مشكوة المصابيح ؛ باب البر والصلة ، الفصل الاول ، ص ٤١٨

(ب) مسند احمد ، الجزء السادس ، ص ٤٣٨

(ج) صحيح البخارى ، الجزء الثامن ، كتاب الادب ، باب من احق الناس بحسن الصحبة ، ص ٢

(د) اعلام الموقعين ، الجزء الرابع ، فتاوى امام المفتين صلى الله عليه وسلم فى نفقه المعتدة وكسوتها - ص ٣٥٩

٧- (أ) ابو داؤد : سنن الجزء الثانى ، كتاب الطلاق ، باب من حق ؛ لوالد ، ص ٢٨٣ ، حديث ٢٢٧٦ - فقد سقانى من بئر أبى عتبه ، و قد نفعنى ، وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم (استهما عليه) فقال زوجها ، من يحاقنى فى ولدى ؟ فقال النبى صلى الله عليه وسلم" (هذا ابوك وهذه امك) فخذ بيد أيهما شئت ، فأخذ بيد أمه ، فانطلقت به (اعلام الموقعين) ، فصل فتاوى إمام المفتين ، صلى الله عليه وسلم فى الحضانه المجلد الرابع ، ص ٣٦٠

٨- (أ) مشكوة المصابيح ; الجزء الثانى ، كتاب النكاح ، باب عشرة النساء ، الفصل الثانى ، ص ٢٨١

(ب) نيل الاوطار ، الجزء السابع ، باب احسان العشرة و بيان حق الزوجين ، حديث ٥ ، ص ٣٠٥

(ج) عمر رضا كحاله : المراة فى عالمى العرب والاسلام ؛ المجلد السادس ، ص ٢١

(د) المطالب العالية بزوائد المسانيد الثمانيه ، الجزء الثانى ، باب الوصية النساء حديث ١٥٤٣ ، ص ٢١

(س) ابن ماجه : سنن ؛ الجزء الاول ، كتاب النكاح، باب حسن معاشره النساء، حديث ١٩٧٧ ، ص ٦٣٦

٩- (ش) حقوق النساء فى الاسلام ، ص ٣١

(ص) جامع الترمذى ؛ المجلد الثانى ، ابواب مناقب ، باب فصل ازواج النبىؐ ص ٢٢٨

(ض) المنتقى من اخبار المصطفى صلى الله عليه وسلم ؛ الجزء الثانى ، حديث ٣٦٦٣ ، ص ٥٧٠

١٠- القرآن الحكيم ، سوره تحريم : ١

١١- (ظ) نيل الاوطار ، الجزء السابع ، باب فى نظر المرأة إلى الرجل ، ص ٢٨٠ ، حديث ٢

(ب) مسند احمد ، المجلد السابع ، ص ٢٣٣
قال حدثنا هشام بن عروة عن أبيه عن عائشة رضى‌الله‌تعالى‌عنها، ان الحبشة لعبوا الرسول الله صلى الله عليه وسلم فدعانى فنظرت من فوق منكبه حتى شبعت ـ

(ج) اعلام الموقعين ، فصل فتاوى امام المفتين صلى الله عليه وسلم- فى الزوج، المجلد الرابع ، الجذء الرابع ص ٣١٣

(د) نيل الاوطار ، الجزء السابع ، ص ٢٨٠
ان الحبشة كانوا يلعبون عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فى يوم عيد قالت : فاطلقت من فوق عاتقه فطأطأ لى منكبيه فجعلت ، أنظر اليهم ، من فوق عاتقه حتى شبعت ـ

(س) المنتقى من اخبار المصطفى صلى الله عليه وسلم ؛ الجزء الثانى، باب ماجاء فى نظر المرأة الى الرجل ، حديث ٣٤٥٠ ، ص ٥٠٣ ميں يستقدنى كى بجائے يستدلى لكها ہے ـ

١٢- (أ) اعلام النساء ؛ المجلد الاول ، ص ٣٣٠

(ب) صحيح البخارى ؛ الجزء الخامس ، تزويج النبى ﷺ خديجة رض و فضلها ، ص ٣٨ - وعن عائشة رضى الله تعالى عنها ، قالت : وان كان ليذبح الشاة فيهدى فى خلائلها ، منها ما يسعهن -

(ج) صحيح البخارى ؛ الجزء الخامس، تزويج النبى، خديجة و فضلها ، ص ٣٨- و ربما ذبح الشاة ثم يقطعها أعضاء ثم يبعثها فى صدائق خديجة -

(د) يحيى بن شرف الدين النووى : رياض الصالحين ؛ باب فضل بر اصدقاء الاب والأم والأقارب والزوجه و سائر من بندب كرامة ، حديث ٣٣٣ ، ص ١٠٩

(س) الاصابة فى تميز الصحابة ، الجزء الثانى عشر ، ص ٢١٨
عن عائشة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذبح الشاة يقول : أرسلوا إلى أصدقاء خديجة قالت : فذكرت له يوماً فقال : إنى لاحب حبيبها -

١٣- ابو داؤد : سنن ؛ الجزء الرابع ، كتاب الادب ، باب ماجاء فى المزاح ، ص ٣٠٠ ، حديث ٤٩٩٩

١٤- (أ) نيل الاوطار ; الجز الثامن ، باب النهى عن الطلاق فى المحيض وفى الطهر، ص ٥ ، حديث ١ - عن ابن عمر أنه طلق امرأته وهى حائض ، فذكر ذلك عمر للنبى صلى الله عليه وسلم ، فقال : مره فليراجعها : أو ليطلقها طاهراً أو حاملاً ، رواه الجماعة إلاالبخارى و فى رواية عنه و انه طلق امرأة له وهى حائض ، فذكر ذلك عمر للنبى صلى الله عليه وسلم ، فتغيظ فيه رسول الله عليه و آله وسلم ثم قال : ليراجعها ثم يمسكها حتى تطهر ثم تحيض فتطهر ، فان بداله ان يطلقها فليطلقها قبل ان يمسكها ، فتلك العدة كما امر الله تعالى -

(ب) ابو داؤد : سنن ؛ الجز الثانى ، كتاب الطلاق ، باب فى طلاق السنة ، ص ٢٥٥ ، حديث ٢١٧٩ - عن ابن عمر أنه طلق امرأته وهى حائض على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فسأل عمر بن الخطاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك ، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم (مره فليراجعها ثم ليمسكها حتى تطهر ثم تحيض ثم تطهر ، ثم إن شاء طلق قبل أن يمس ، فتلك العدة التى امرالله سبحانه أن تطلق لها النساء) -

(ج) سنن نسائی : الجزء السادس ، باب إحلال المطلقة ثلاثة ، والنكاح الذی يحلها به ، ص ١٤٩

(د) نيل الاوطار : الجزء الثامن ، كتاب الطلاق ، باب النهی عن الطلاق ، فی المحيض ، و فی الطهر ، ص ٣ ، حديث ٥ ۔

(س) روح المعانی : الجزء الخامس عشر ، ص ٦١
عن ابن عمرؓ قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم، فذكر ذلک له فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم طلقها ، و كذا سائر أو امره التی لا حامل لها ۔

١٥- ابن الاثير : اسد الغابه ، الجزء الخامس ، ص ٤٩٨
كانت من المهاجرات الی المدينه وكانت امرأة عبدالله بن أبی بكرالصديق ، وكانت حسناء جميلة فأحبها حباً شديداً حتی غلبت عليه و شغلته عن مغازيه وغيرها فأمره أبوه بطلاقها ۔

١٦- (أ) صحيح البخاری ، الجزء السابع ، كتاب النكاح ، باب الوصاة بالنساء، من ص ٣٤

(ب) امام نووی : شرح صحيح مسلم ، المجلد الرابع ، كتاب الطلاق ، ص ١٩

(ج) ابن ماجه : سنن ، المجلد الاول، باب ذكر وفاة النبی و دفنه، ص ٥٢٣- حديث ١٦٣٢

(د) خالد السيلفی : مفتاح البخاری ، باب الوصاة بالنساء ص ٤٦٨ ، حديث ٥٠٤٢ كنانتقی الكلام والانبساط إلی نساء نا علی عهدالنبی صلی الله عليه وسلم مصيبة ان ينزل فينا شیء فلما توفی النبی تكلمنا و انبسطنا ۔

١٧- (أ) جامع الترمذی ، المجلد الثانی ، ابواب مناقب فصل ماجاء فی فضل فاطمهؓ ص ٢٢٦

(ب) الاصابهؓ فی تميز الصحابة ، الجزء الثالث عشر ، ص ٤٧

وقال مسروق عن عائشةؓ أقبلت فاطمة تمشی كان مشيتها مشی رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال مرحبا يا بنتی ثم اجلسها عن يمينه او عن شماله ثم اسر اليها حديثاً ۔

(ج) اسد الغابه في معرفه الصحابه ، الجزء الخامس ، ص ٥٢٢

١- عن عائشة قالت اقبلت فاطمة تمشي كان مشيتها مشية رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مرحبا بنتي ثم اجلسها عن يمينه او عن شماله ثم اسر اليها حديثاً .

٢- كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت فاطمة قيل من الرجال قالت زوجها ان كان ما علمت صواما قواما .

(د) صحيح مسلم بشرح النووي ، الجز السادس عشر ، كتاب الفضائل ، باب فضائل فاطمة رضي الله عنها . ص ٦ .

(س) اعلام النساء : الجزء الرابع ، ص ١٢٦ .

١٨- (أ) اعلام الموقعين ، الجزء الاول ، ص ١١٢ .

(ب) سليمان بن الاشعث السجستاني : سنن ، الجزء الثاني ، باب ما يكره ان يجمع بينهن من النساء - ص ٢٢٦ - حديث ٢٠٧١ - فانما ابنتي بضعة مني ، يريبني ما رابها ، ويؤذيني ما آذاها .

(ج) اسد الغابه في معرفة الصحابة ، الجزء الخامس ، ص ٥٢١ .

١٩- (د) الاصابة في تميز الصحابة ، الجزء الثامن عشر ، ص ٤٣ .
عن المسور ابن مخرمة : سمعت رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم على المنبر يقول : فاطمة بضعة مني يؤذيني ما آذاها ، ويريبني مارابها .

٢٠- جامع الترمذي ، المجلد الثاني ، ابواب مناقب ، باب ما جاء في فضل فاطمة الزهراء ، ص ٢٢٥ ، ٢٢٦ .

٢١- (أ) ابن عساكر : تاريخ مدينه دمشق ، ص ٣٧٣ ، ٣٧٠ .

(ب) جلال الدين السيوطي : الجامع الصغير ، المجلد الاول ، ص ٦٢٩ - حديث ٤٠٨٨ - خير انساء العالمين اربع ، مريم بنت عمران ، خديجة بنت خويلد و فاطمة بنت محمد و آسية امراة فرعون .

(ج) محمد بن سعد الشويعر: حماية الاسلام للمرآة ، ص ٦٧ .
ولم يكمل من النساء الا آسية امراة فرعون ، و مريم بنت عمران ، و فضل عائشة على النساء كفضل الثريد على سائر الطعام .

(د) الاصابة في تميز الصحابه ، الجز الثامن عشر ، ص ٤٣ .
خير انساء العالمين اربع ، مريم ، و آسية و خديجة و فاطمة .

٢٢- جامع الترمذی ، المجلد الثانی ، ابواب مناقب ، باب ما جاء فی فضل فاطمة ص ٢٢٦ -

٢٣- (ا) الاصابة فی تمیز الصحابة ، الجزء الثانی عشر ، ص ١٢٧ ، ١٢٨ -

(ب) صحیح البخاری ، المجلد الرابع ، کتاب الادب ، باب رحمة الولد وتقبیله و معانقته ، ص ٥١ - امامة بنت ابی العاص علی عاتقه فصلی فاذا رکع وضعها و اذا رفع رفعها -

(ج) الطبقات الکبری لا بن سعد ، المجلد الثامن ، ص ٣٨ -
امامة بنت حمزة بن عبدالمطلب بن هاشم بن عبد مناف بن قصی ، و امها سلمی بنت عمیس بن سعد بن تیم بن مالک بن قحافة بن خثعم ، وامامة التی اختصم فیها علی و جعفر بن ابی طالب بن عبدالمطلب و زید بن حارثه-

(د) اعلام النساء ، الجزء الاول ، ص ٧٧ -
فدعی بابنة ابی العاص بن زینب بنت رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم فاعلقها فی عنقها -

٢٤- (ا) مشکواة المصابیح ، باب الشفقة و الرحمة علی الخلق ، الفصل الاول ، ص ٤٢١ -

(ب) ابن ماجه : سنن ، الجزء الثانی ، حدیث ٣٦٦٨ ، ص ١٢١٠ -

(ج) کنز العمال، الجزء السادس عشر، حدیث ٤٥٤٠٥، ص ٤٥٥-عن عائشة : جاءتنی مسکنیة تحمل ابنتین لها فاطعتها ثلاث ثمرات فاعطت کل واحدة منها تمرة ورفعت الی فیها تمرة لتا کلها فاستطعمتاها ، ابنتاها فشقت التمرة بینهما -

(د) صحیح البخاری ، الجزء الثامن ، کتاب الادب ، باب رحمة الولد و تقبیله و معانقته ، ص ٨ -

(س) نورالدین علی بن ابو بکر : مجمع الزوائد و منبع الفوائد ، المجلد الثامن ، ص ١٦١ -

و عن الحسن بن علی رضی الله عنه قال جاءت امرأة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم و معها ابناها فسالته فاعطتها ثلاث تمرات لکل واحد منهم تمرة فاعطت کل واحد منهم تمرة فاکلها ثم نظرا الی امهما فشقت التمرة بنصفین و اعطت کل واحد منهما نصف تمرة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قد رحمها الله برحمتها ابنیها -

(ش) حقوق النساء فی الاسلام ، ص ١٣٥ -

٢٥- (ا) الاصابة فی تمیز الصحابة ، الجزء الثانی عشر ، ص ١٢٥ ، ١٢٦ - حدیث ٦٣ -

(ب) متن البخاری مشکول بحاشیة السندی : الجزء الثالث ، ص ٥٧ -

(ج) اعلام الموقعین ، الجزء الرابع ، ص ٣٦٠ -

قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم فیها خمس قضایا -
احداها : قضی بابنة حمزة لخالتها ، و کانت تحت جعفر بن ابی طالب ، وقال : "الخالة بمنزلة الام" ، فتضمن هذا القضاء ان الخالة مقام الام فی الاستحقاق ، و ان تزوجها لا یسقط حضانتها اذا کانت جاریة -

٢٦- (ا) صحیح مسلم بشرح النووی ، المجلد الخامس ، الجزء العاشر ، کتاب الرضاع ، باب استحباب نکاح البکر ، ص ٥٣ -

(ب) صحیح البخاری ، الجزء الثانی ، باب الشفاعة فی وضع الدین ، ص ٥٩ - تزوجت بکراً ام ثیبا اصیب عبدالله و ترک جواری صغاراً فتزوجت ثیباً تعلمهن و تود بهن -

(ج) عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری : السراج الوهاب من کشف مطالب صحیح مسلم الحجاج ، الجزء الاول ، باب فی نکاح البکر ، ص ٥١٣- عن جابر بن عبدالله رضی الله عنهما ان عبدالله هلک و ترک تسع بنات او قال سبع بنات فتزوجت امرأة ثیباً فقال لی رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم یا جابر تزوجت قال قلت نعم قال فبکر ام ثیب قال قلت بل ثیب یا رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فهلا جاریة تلاعبها و تلاعبک او قال تضاحکها و تضاحکک -

(د) ابن ماجه : سنن : الجزء الاول ، کتاب النکاح ، باب تزویج الابکار ، ص ٥٩٨ - حدیث ١٨٦٠- عن جابر بن عبدالله قال : تزوجت امراة علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ، فلقیت رسول الله صلی الله علیه وسلم ، فقال (أتزوجت یا جابر ؟) قلت : نعم ، قال (ابکرا او ثیبا ؟) قلت : ثیبا ، قال (فهلا بکرا تلاعبها ؟) قلت : کن لی اخوات ، فخشیت ان تدخل بینی و بینهن ، قال (فذاک اذن) -

تنبیہ الغافلین

تصنیف

سراج الدین علی خاں آرزو

تصحیح و مقدمہ

پروفیسر ڈاکٹر سید محمد اکرم

قیمت بغیر جلد : ۳۰ روپے

ملنے کا پتہ

شعبہ فارسی ، جامعہ پنجاب ، لاہور